www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

مقبوضہ کشمیر ——— ماضی اور حال

اکثر دانشور اس دنیائے ہست و بود میں رونما ہونے والے واقعات کو کسی نہ کسی سبب یا شخص سے ملحق کر دیتے ہیں۔ اور اپنی ہمہ دانی کے غرور میں وہ اس حقیقی مدبر الامور، احکم الحاکمین وحدہ لاشریک کے اختیار و تصرف کو اپنے ذہن سے یکسر خارج کر دیتے ہیں کہ ہر "سبب" اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور ہر شخص کی حیات و موت، عقل و ہوش اسی کے اختیار مطلق میں ہے جس کو خدائے عزوجل نے اپنے کلام میں مختلف انداز سے بیان فرمایا ارشاد ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

(آل عمران: ۱۰۹)

ترجمہ: اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ (آل عمران: ۱۵۴)

کہہ دیجئے کہ تمام امور اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

ایک اور مقام پر اس معنیٰ کو ان الفاظ کی صورت میں واضح فرمایا کہ

أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ (الانعام: ۶۲)

ترجمہ: خبردار رہو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وہ صاحب علم و قلم جن کے علم و بصیرت کی بنیادی تربیت علم حقیقی قرآن و حدیث کے فیض سے مستفیض ہو۔ وہ اپنے خیال و فکر کا اظہار کرتے وقت اس خالق کائنات کے لامتناہی اختیار و اقتدار کو مرکزی حیثیت دیئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ انہیں اس کائنات میں ہر محیر العقول واقعہ کے پس پردہ اسی کی قدرت کاملہ کارفرما نظر آتی ہے۔ انہیں افغانستان میں نہتے مجاہدین کے ہاتھوں اپنے وقت کے تمام جنگی اسباب اور افرادی قوت سے مسلح روسی افواج کے تباہ و برباد ہونے میں اسی کی شان حاکمیت دکھائی دیتی ہے۔ آیئے اسی سب سے بڑی صداقت (حاکمیت الٰہیہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو راہنما بنا کر مقبوضہ کشمیر کے ماضی اور حال کا جائزہ لیں۔

تقسیم ہند سے پہلے

ریاست کشمیر میں بسنے والے مسلمانوں پر انگریز کے مسلط کردہ راجہ ہری سنگھ نے کئی سالوں تک اپنے تمام اسباب' قوت' جبر و تشدد اور قتل و استحصال کے حربے فقط اس لئے استعمال کئے کہ وہاں کے مسلمان یا تو اپنا دین اور اپنا اسلامی تشخص چھوڑ کر ہندوؤں میں مکمل مل جائیں یا ریاست کشمیر سے کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام سازشوں کو ناکام بنایا اور مسلمانوں نے ان تمام جبر و تشدد کے باوجود ۱۹۴۳ء میں "مسلم کانفرنس" منعقد کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان نہتے مسلمانوں کو ایمان و استقلال کی ایسی قوت بخشی کہ انہوں نے اس کانفرنس کے پرچم تلے انگریز اور ہندو افواج کو للکار کر کہا

؎ تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا

اور کشمیر کی وادیوں میں ہر طرف یہ آواز گونجنے لگی

مال و دولت دنیا۔ یہ رشتہ یہ پیوند
بتان وہم و گمان لا الٰہ الا اللہ

پھر مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے اسی جذبہ جہاد کا ثمر ۱۴ جولائی ۱۹۴۷ء میں منعقد ہونے والی "آل جموں و کشمیر" کانفرنس تھی۔ جس میں کشمیری مسلمانوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کی قرارداد منظور کرکے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی ثبوت مہیا کر دیا۔

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا سورۃ الطارق

بلاشبہ لوگ اپنی چالیں چل رہے ہیں اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں۔ پس ان کافروں کو مہلت دو تھوڑی سی مہلت!

ہندو سازشوں کی یلغار ——— اور کشمیری مسلمان

کسی ایک خطہ ارض پر ہی منحصر نہیں بلکہ عالمی سطح پر باطل قوتیں حق کے خلاف متحد و مربوط ہونے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے میں ہر وقت مستعد رہتی ہیں۔ چنانچہ "مسلم کانفرنس" کے پرچم تلے مسلمانان کشمیر نے جس جذبہ ایمان و اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا' اس سے نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ہندو راجہ ہری سنگھ اور انگریز پریشان ہوئے بلکہ اس وقت کی ہندوستانی سیاست کا سرغنہ آل انڈیا کانگریس کا کرتا دھرتا اور مہاتما گاندھی کا دست راست "پنڈت جواہر لال نہرو" بھی خوفزدہ ہو کر راجہ ہری سنگھ کی امداد کو بڑھا۔ اس نے کشمیر ہی کے ایک مشہور دانشور پنڈت پریم ناتھ کے ذریعے مسلم کانفرنس کے بنیادی کردار "شیخ عبداللہ" کو پھانسا۔ دوستانہ روابط پیدا کئے۔ اس کے دل و دماغ میں اسلام کی بجائے "کشمیری قوم پرستی" کا بیج بویا۔ اسے یقین دلایا کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد آل انڈیا کانگریس کا ہر ممبر نہ صرف کشمیری مسلمانوں کی آزاد ریاست کے قیام میں مدد دے گا بلکہ اس کی عنان حکومت بھی شیخ عبداللہ کو دلانے میں ہر ممکن کوشش کرے گا۔

اپنے وعدہ کی یقین دہانی کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو نے "آل انڈیا کانفرنس" کے کئی ہندو ممبروں سے تصدیق بھی کروا دی۔ خصوصاً ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور میاں افتخار الدین (جو اس وقت کانگرس میں تھے' اس کے بعد کمیونسٹوں میں شامل ہو گئے) کو سایہ کی طرح اس کے ساتھ لگا دیا گیا۔ شیخ عبداللہ ہوس اقتدار کا شکار ہو گیا۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک' ہندو مارواڑیوں نے شیخ عبداللہ کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے۔ اسے "شیر کشمیر" پھر "کشمیری گاندھی" کے القابات سے نواز کر ہندو پریس کے ذریعے "کشمیر کے ہیرو" کے طور پر مشہور کروانے کی مذموم کوششیں شروع کر دی گئیں۔

مختصر یہ کہ برہمن جواہر لال نہرو ہندو سیاست و حکومت کے راہنما دانشور "چانکیہ" کے بتائے ہوئے اصول واردات میں بظاہر کامیاب ہو گئے! جسے اس نے اپنی کتاب "ارتھ شاستر" میں اس طرح بیان کیا ہے۔

<When you want to kill your enemy, be frienden him, when you are killing him embrace him and when you have killed him, weep over his dead body>

یعنی "جب تم اپنے دشمن کو مارنا چاہو تو اس کے ساتھ دوستی کرو' پھر جب تم اسے مارنے لگو تو اسے گلے لگا کر مارو۔ جب قتل کر چکو تو اس کی لاش پر آنسو بہاؤ"

بظاہر جواہر لال نہرو کی جیت ہوئی۔ اب کشمیر میں مسلمانوں کی سیاسی کانفرنسیں "مسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانفرنس" کی بجائے "نیشنل کانفرنس" کے پرچموں تلے ہونے لگیں اور پاکستان سے الحاق کی قرار داد کالعدم قرار دے دی گئی۔

پھر ان سازشوں کا آخری سیلاب ۱۹۴۷ء میں اس وقت کشمیر کی طرف بڑھا جب "ریڈ کلف ایوارڈ" کے ذریعہ پنجاب کے مسلم اکثریتی ضلع "گورداسپور" کو ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ اور ریاست کشمیر سے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ممکن حربے استعمال کیے جانے لگے۔ جس کا تذکرہ ایک انگریز مصنف

<Alter Lamb> اپنی کتاب <Cricis in Kashmir> میں ان الفاظ سے کرتا ہے کہ

"قیام پاکستان کا اعلان ہوتے ہی ہندو ڈوگرہ افواج اور ہندوستان سے بھیجے گئے ہندو اور سکھوں کے دہشت گرد قافلوں نے کشمیر میں داخل ہو کر وحشت و بربریت کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا۔ صرف جموں و کشمیر اور اس کے گرد و نواح میں پانچ لاکھ کے لگ بھگ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا گیا۔

اس زمانے کے روز ناموں "سول اینڈ ملٹری گزٹ" "ٹریبون" اور مغربی صحافیوں کی طرف سے شائع کردہ آنکھوں دیکھی رپورٹوں کو پڑھیں' تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا یہ سلسلہ ایک دن' دو دن یا ہفتوں اور مہینوں تک ہی نہیں بلکہ سالہا سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد کیا مسلمان زندہ بچے ہوں گے یا ان میں اپنے آپ کو علی الاعلان مسلمان کہنے کی جرات باقی رہی ہوگی؟ مادی اسباب پر یقین رکھنے والے عقل گزیدہ یہی کہیں گے "نہیں' ہرگز نہیں" ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسے حالات میں مسلمان زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ لیکن ایک ایسی قوت جو انسانی عقل و شعور کی رسائی سے بالاتر ہے' وہ ہمیشہ زندہ و پائندہ ہے اور جس کے فیصلے ناقابل تسخیر ہوتے ہیں اس کی قدرت نے تمام مظالم کے باوجود مسلمانوں کو وہاں قائم و دائم رکھا اور ان میں جذبہ اسلامی کو بھی باقی رکھا۔

بطور ثبوت ایک سال کا عرصہ گزرتے ہی ۱۹۴۸ء میں تمام دنیا نے دیکھا کہ ایک طرف ہندو ڈوگرہ افواج ہیں' اسباب و افراد کی بہتات ہے اور دوسری طرف بے سرو سامان' لٹے پٹے مسلمانوں کی معمولی سی تعداد خالی ہاتھ اور خالی پیٹ مگر جرات ایمانی کا یہ عالم کہ وہ ان سے نبرد آزما ہو چکی ہے۔ اور ان مجاہدوں کے حملوں سے ڈوگرہ افواج کے قدم اکھڑ گئے ہیں۔ کچھ قبائلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھی ان کی امداد کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ بزدل راجہ ہری سنگھ ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی جھولی میں کشمیر ڈال کر اس سے فوجی امداد لینے پر مجبور ہو گیا۔ بات مزید بڑھی تو انہی نہتے اور بے سرو سامان مجاہدین نے نہرو کو بھی اپنی ساکھ بچانے کے لئے اقوام متحدہ سے فریاد کرنے پر مجبور کر دیا۔ نتیجہ کے طور پر ۲۱ اپریل ۱۹۴۸ کو سلامتی کونسل نے ہندوستانی حکومت کو اس بات کا حکما پابند کر دیا کہ وہ کشمیر میں آزادانہ رائے شماری کے ذریعے کشمیری مسلمانوں کو پاکستان یا ہندوستان سے الحاق کرنے کا فیصلہ کن موقع مہیا کرے۔

مگر شیطانی سازشوں نے دم نہیں توڑا' یہاں تک بس نہیں کی بلکہ عالمی سطح پر پھیلی ہوئی اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ ہندو حکومت کو مزید ظلم پر آمادہ کرتا رہا۔ اور سلامتی کونسل نے جب بھی ہندوستان کو کشمیر میں آزادانہ انتخاب پر مجبور کیا' تو کالعدم روس نے "ویٹو" کے ذریعہ ہندوستان کی حمایت کی۔

اس عرصہ میں جبرو تشدد کے ساتھ ساتھ۔ پوری وادی کشمیر میں جن سازشوں کا جال پھیلایا گیا ان کا نقشہ کچھ یوں ہے۔

○ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے اللہ جل شانہ اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کشمیری قوم پرستی' قبائلی اور گروہی عصبیت کے مربوط اور منظم طریقہ سے بیج بوئے جانے لگے۔

○ تمام ریاست میں' علمی اداروں میں' فلسفہ "وحدت ادیان" (رام اور رحیم ایک ہیں) اور متحدہ قومیت" کے نظریات کو پروان چڑھایا گیا۔

○ دین اسلام کی تعلیم و تدریس کے اداروں کو مالی مشکلات میں مبتلا کر دیا گیا۔ مبلغین اور معلمین اسلام میں سرکردہ افراد پر طرح طرح کے جھوٹے مقدمات دائر کر کے جیلوں میں ڈال دیا گیا۔

○ شراب خانے عام کر دیئے گئے! اخلاق باختہ عورتوں کو جانی بوجھی سازش کے ساتھ کشمیر میں داخل کر دیا گیا۔

○ ہندوؤں کے اس نظریہ کہ "موسیقی جزو عبادت ہے" کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے پروان چڑھانے کی مذموم سازش کی گئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ نیشنلزم' سیکولرازم اور کیمونزم کو دنیا میں قیام امن کا ذریعہ ثابت کرنے کے لئے نام نہاد ثقافتی' علمی اور تہذیبی کوششیں کی گئیں۔

○ کشمیری دو شیزاؤں میں فلمی شہرت اور ہوس دولت پیدا کرنے کے لئے فلمی یونٹ شوٹنگ کے لئے ریاست میں بھیجے جانے لگے۔

غرض بظاہر کوئی ایسی سازش' کوئی ایسا سبب اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں جسے ہندو دماغوں نے ریاست کشمیر کے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو چھوڑنے پہ آمادہ کرنے کے لئے استعمال نہ کیا ہو۔ حد یہ ہے کہ خود ہندو لیڈروں کو اپنی منظم سازشوں' افراط اسباب اور اپنے افراد کی کامیابیوں پر اتنا یقین ہے کہ حال ہی میں اندراگاندھی کے بیٹے راجیو گاندھی کو پاکستان کی سر زمین پر اس وقت کی وزیراعظم کے سامنے سینہ تان کر اکڑی ہوئی گردن کے ساتھ یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ "کشمیر میں انتخاب کیسا؟ کشمیر میں متعدد بار انتخاب ہو چکے ہیں اور کشمیریوں نے ہر بار دنیا کو ہندوستان ہی سے الحاق کا فیصلہ سنایا ہے۔"

راجیو گاندھی کو یہ جرات کیونکر ہوئی؟

ظاہر ہے ہندوستانی فرمان رواؤں کے پاس اپنی صلاحیتوں سے حاصل کردہ مادی قوت ہے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک کالعدم سوویت یونین سے حاصل کردہ بری' بحری فضائی سائنسی اور ایٹمی امانت ہے۔

اس کے علاوہ اس جرات کی آبیاری میں ہمارا اپنا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ روشن خیال اور ترقی پسند کہلانے کے شوق میں ہمارے ایک طبقہ نے ہندوستانی ثقافت کو ایسا گلے لگایا ہے کہ اپنے ناموں میں بھی مماثلت سے گریز نہیں کیا۔

ہندوستانی ثقافت سے ہماری مرعوبیت کا یہ عالم ہے کہ تقسیم ہند سے پہلے اس خطہ کو (جسے آج کل "بھارت" کہا جاتا ہے) ہندوستان یعنی ہندو کے رہنے کی جگہ کہا اور لکھا جاتا تھا۔ اس کی مخصوص جغرافیائی حدود متعین تھیں۔ ہندو دانشوروں نے قیام پاکستان کے بعد اس خطہ کو وہ نام دے دیا' جو برہمن راج کے زمانہ میں استعمال ہوتا تھا اور اس کی جغرافیائی وسعتیں افغانستان سے ایران اور پھر پورے برصغیر پر محیط تھیں۔ ہمارے مرعوب ذہنوں نے بلاچون و چرا اس کو قبول کر لیا اور آج ہمارے شاعر' ادیب اور صحافی سب کے سب "بھارت" ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستانی حکمرانوں کا اس جرات کو مدد دینے میں ہم پاکستانیوں کا بھارتی تہذیب و ثقافت کی طرف خطرناک حد تک جھکاؤ بھی ہے چنانچہ ہماری نوجوان نسل بھارتی گلوکاروں اور اداکاروں کو اپنا آئیڈیل قرار دیتی ہے ہندوؤں ہی کے اطوار اپنانا اپنے لئے باعث فخر تصور کرتی ہے۔

اپنی حکومت کے استحکام کے لئے ہندو فرمان رواؤں نے کشمیر میں جتنی سازشیں پھیلائیں' جتنے اسباب استعمال کیے اس کے نتائج کی جھلکیاں تو آنے والی سطور میں پیش ہوں گی' البتہ پاکستان میں بھی سیکولر اور لادینی نظام حکومت کے قیام کے لئے جتنی سازشیں ہو رہی ہیں وہ بھی آپ کی نظروں سے اوجھل نہیں۔

راجیو گاندھی نے جب یہ دیکھا کہ جو کچھ ہمارا مقصد ہے اس کو پاکستان میں پذیرائی حاصل ہے۔ جوان قیادت اور جوان معاشرہ ہمارے اطوار کا دلدادہ ہے۔ ہمارے اداکاروں کا پرستار ہے۔ تو پھر کشمیر پر ہمارا اتنی مدت سے مکمل قبضہ ہے' حکمرانی ہے اور کشمیر کے چپے چپے پر ہم نے بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں کس کی مجال ہے جو ہم غاصبوں سے کشمیر حاصل کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کی تدابیر ہی سب پر غالب ہیں

انسان اپنے ذرائع اور اسباب کی روشنی میں اپنی کامیابی اور ناکامی سوچنے پر مجبور ہے لیکن اللہ عزوجل کے فیصلے نہ اسباب کے محتاج ہیں نہ ہی ذرائع کے ضرورت مند! قرائن و شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے تمام اسباب اور تمام سازشیں ناکام ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی تدابیر غالب آچکی ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں خود راجیو گاندھی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہاں کے مسلمانوں نے سب قحبہ خانے بند کروا دیئے اور شراب خانے تباہ کرا دیئے گئے۔ عورتوں نے بغیر پردہ کے گھر سے نکلنا قطعاً بند کر دیا اور مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ نے چند ایک نہیں بلکہ بائیس سے زیادہ ایسی جماعتیں قائم کر دیں ہیں جو اپنی ذات' اپنے وجود اور اپنے عیش و آرام کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کی بقا کے لئے کفن بردوش میدان جہاد میں اتر آئی ہیں۔ گویا ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ہندوؤں کی مسلمانوں کو ختم کرنے کی جتنی کوششیں تھیں اللہ نے سب ناکام بنا دیں۔ آج ان جماعتوں میں ایسے لوگ شامل ہیں جن کا تعارف اللہ تعالیٰ اپنے قرآن حکیم میں یوں فرماتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿۱۷۳﴾

(آل عمران : ۱۷۳)

اہل ایمان وہ لوگ ہیں کہ جب لوگوں نے ان سے کہا کہ لوگ تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں لہٰذا تم ان سے ڈر جاؤ۔ تو اس سے ان کا ایمان مزید بڑھا اور وہ پکار اٹھے "ہمارے لئے تو اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے۔"

اب دیکھ لیجئے' ایک طرف تو سنگینیں' برچھیاں' نیزے' کلاشنکوف' میزائل اور جدید مہلک ہتھیارات سے مسلح ہندو افواج ہیں اور دوسری طرف وہ جماعتیں ہیں جن کے پاس اسباب ہیں نہ افرادی قوت ان کے پاس فقط جذبہ جہاد ہے اور اپنے اللہ پر ایمان!

اس وقت وادی کشمیر میں بیس (۲۰) کے لگ بھگ ایسی تنظیمیں ہیں جو اسی کاز کے لئے دن رات جدوجہد میں مصروف ہیں۔ نمایاں اہمیت کی حامل جماعتیں یہ ہیں۔

۱۔ مسلم کانفرنس ۲۔ جمعیت اہلحدیث ۳۔ تحریک نفاذ شریعت ۴۔ اسلامک سٹڈی سرکل ۵۔ جماعت اسلامی (جموں و کشمیر) ۶۔ جماعت المجاہدین وغیرہ

علاوہ ازیں لا تعداد ایسے مجاہدین ہیں جو اس مقصد کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر دن رات میدان عمل میں مصروف ہیں۔ ہندوؤں کی سازشوں کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انھیں ایسی جرات ایمانی سے نوازا ہے کہ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ ان کے تذکروں کو نمایاں مقام دینے پر مجبور ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے والی سازشوں میں ہندوؤں نے جن سکھوں کا استعمال کیا تھا آج انھی سکھوں کے ہاتھوں ہندوؤں کا قتل ہو رہا ہے' صحیح ہے کہ

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۱﴾ (یوسف:۲۱)

ان شواہد کا تذکرہ مسلمانوں کے ضمیر کو آواز دے رہا ہے کہ روشن خیالی اور جدیدیت کے جنون میں یہ مت بھولو کہ آخر کار حق ہی غالب ہے۔ ہم سب کو سوچنا چاہیے کہ کہیں ہم آیات الہیہ کی تکذیب کا ارتکاب تو نہیں کر رہے اور کہیں ہم ان لوگوں سے تو نہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (الاعراف: ۱۸۳)

"وہ لوگ جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے تو انہیں ہم بتدریج (ایسے طریقے سے) تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں اور میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں"

موجودہ صورت حال :۔

ہندوؤں کی طرف سے سب سے خطرناک سازش جو اس وقت بروئے کار لائی جارہی ہے وہ مجاہدین کشمیر میں پھوٹ ڈالنے کے لئے ان کی صفوں میں ہندوستانی ایجنٹوں کی شمولیت ہے۔ مثال کے طور پر عبدالغنی لون کی سازش! جس نے اپنی سیاست کا آغاز (No God Fedration) کے نام کی ملحدانہ تنظیم کے قیام سے کیا تھا اور اب تک وہ "نیشنل کانگرس" "کانگرس" اور جنتا پارٹی جیسی ہندو نواز جماعتوں میں شامل رہ چکا ہے' اب اسلامی قوتوں میں دراڑیں پیدا کرنے کی سازشوں میں مصروف ہے۔

اس کی بیٹی شبنم لون اس مقصد کے لئے صبح و شام مختلف لوگوں کو اپنا آلہ کار بنانے میں مصروف ہے۔ اسی لئے "کشمیر لبریشن فرنٹ" جو عبدالغنی لون کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے کو ہندوستانی پریس بہت بڑی عسکری تنظیم کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ اس طرح ان کی سازش کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اسلام پسند جماعتوں کی جگہ ہماری لیڈر شپ کامیاب ہو سکے اور عالمی دباؤ کے تحت اگر ہمیں "اٹوٹ انگ" کا نعرہ واپس لینا بھی پڑے تو بھی کشمیر کی باگ دوڑ ہمارے کٹھ پتلی ہاتھوں میں ہی رہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالی دشمنوں کی اس سازش سے بھی مسلمانوں کو محفوظ فرمائیں گے۔ اللہ ایسے لوگوں کا حشر بھی شیخ عبداللہ کی طرح کرے گا۔ (ان شاء اللہ) جسے قوم سے غداری اور کشمیری قوم پرستی کے بدلے میں اپنا مقصد پورا ہونے کے بعد نہرو نے ۱۲ سال تک جیل میں قید کیے رکھا اور پھر زندگی کے آخری سالوں میں اس کی بیٹی "اندرا" نے اپنی شرائط پر اسے رہا کیا۔

سیکولر پریس کی ایک اور سازش دیکھئے کہ اس نے کشمیری مسلمانوں کی ان کوششوں کو جو وہ برہمن سامراج سے آزادی کے لئے کر رہے ہیں کو جہاد کا نام دینے کی بجائے "حریت پسندی" کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام دیا ہے اور آج ہمارے ذرائع ابلاغ انہیں حریت پسند کا نام دے رہے ہیں۔ حالانکہ "جہاد اور مجاہدین" ایسی اصطلاحیں ہیں کہ جن سے اسلام کا عظیم الشان ماضی وابستہ ہے۔ جہاد کا لفظ سنتے ہی ہر مسلمان قلبی طور پر اپنے مجاہد بھائی کی ہر طرح سے مدد پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ہمیں ان مذموم ہندوانہ سازشوں کی بیخ کنی کے لئے جہاد اور مجاہدین ہی کی اصطلاحات کو اپنے قومی اور بین الاقوامی پریس میں رائج کرنا چاہیے اور اپنی تقاریر اور تحریروں میں "حریت پسند" کا نام ترک کر دینا چاہئے۔

زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری کامیابی کا سو فیصد انحصار صرف اس قیادت پر ہے جو "اتباع رسول" صلی اللہ علیہ وسلم کی حامل ہو یعنی جس میں اتباع رسولؐ کے عملی اوصاف کا تواتر نظر آئے۔ متبع الرسول قیادت میں سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کا ہر قدم صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اٹھتا ہے اور وہ اپنی ذاتی خوشیوں' ارمانوں اور ہوس اقتدار کے جذبوں کو فرامین الٰہی کا تابع کر چکا ہوتا ہے' اپنی ذات کی نفی کر چکا ہوتا ہے۔

"ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین"

جس کے نتیجہ میں نصرت الٰہی اس کی پشت پناہی کرتی ہے' کامرانی اس کے قدم چومتی ہے ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

(النور ۵۱' ۵۲)

ترجمہ: مومنوں کی بات تو یہ ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کے طرف بلائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں۔ ہم نے (حکم) سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اسی سے ڈرے گا تو ایسے ہی لوگوں کو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

نبی کریمؐ کے ارشادات بھی ہم سے اس بات کے متقاضی ہیں۔ احادیث نے جہاں رسول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کو نجات و فلاح کی خوشخبری سنائی ہے۔ وہاں راہ فرار اختیار کرنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ باری تعالیٰ کی ذات وہ حکمران نہیں' جس کی گرفت سے ہم بچ سکتے ہیں یا جس کی نگاہ سے ہم اوجھل ہو سکتے ہیں۔ اس فرار سے ہمیں ذلت اور رسوائی اور آخرت کے عذاب کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

امان اللہ کی قیادت

امان اللہ کی قیادت نے کچھ لوگوں کے دلوں میں پاکستان کے خلاف جو آگ بھڑکائی ہے' وہ اس بات کی گواہ ہے کہ وہ مجاہد نہیں' حریت پسند ہے' وہ آزادی چاہتا ہے بالکل اسی طرح' جس طرح ہوس اقتدار کے جھانسے میں شیخ عبداللہ نے کشمیر کی آزادی چاہی تھی مگر اس وقت جب کہ "اتحاد بین المسلمین" پر بڑا زور دیا جارہا ہے ہر رسالہ' ہر اخبار کا اداریہ اس کی اہمیت بیان کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں امان اللہ کا نعرہ "آزاد کشمیر" اور پاکستان سے الگ تھلگ کشمیر لادین نیشنلزم کے سوا کچھ بھی نہیں۔

چنانچہ امان اللہ خاں کے کنٹرول لائن توڑنے کے فیصلہ پر پاکستان کا موقر روزنامہ "نوائے وقت" اپنی ۱۸ فروری کی اشاعت کے اداریہ میں لکھتا ہے۔

> "مسئلہ کشمیر نے ۱۱ فروری کو جے کے ایل ایف کے راہنما مسٹر امان اللہ خاں کی اپیل پر کنٹرول لائن توڑنے کے اقدام سے نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ جس سے کشمیری عوام کی جدوجہد نیا رخ اختیار کر سکتی ہے۔ جو نہ صرف کشمیریوں کے لیے بلکہ پاکستان کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔"
>
> "پاکستان نے نہ چاہتے ہوئے بھی کنٹرول لائن کی طرف مارچ کرنے والوں کو روکنے کے لئے جو کارروائی کی۔ اس کے لیے امان اللہ خاں اور ان کے ہم نواؤں کو یہ کہنے کا موقع ملا ہے' کہ کشمیریوں کے لیے بھارت اور پاکستان دونوں برابر ہیں۔ اس لیے انہیں خود مختاری کا حق دیا جائے۔"

امان اللہ خاں کے یہ جملے بتا رہے ہیں کہ کنٹرول لائن کراس کرنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو ہندوستان کے ہاتھوں ایک ہی وقت میں ہزاروں کی تعداد میں جذباتی مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنوا دے۔ اور خود گرفتار ہو کر زندہ بچ جائے اور پھر ہندوؤں سے انعام و اکرام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر سکے۔

دوسری صورت میں وہ موجودہ پاکستانی حکومت کے خلاف یہ تاثر دینے کی دلیل مہیا کر سکے کہ اسے کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی سے کوئی دلچسپی نہیں لیکن امان اللہ یہ بھول گئے کہ اس جیسے دنیا کے لالچی منصوبے بناتے ہی رہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ انہیں ناکام کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف ان نیک بندوں کے منصوبوں کو افغان مجاہدین کی طرح کامیاب فرماتے ہیں جو صرف اس کے حکم کے تابع منصوبے بناتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق ہماری قومی بقا کا انحصار صرف ایک اصول پر ہے جسے اپنائے بغیر ہم کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ارشاد ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا　　(آل عمران : ۱۰۳)

"اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑے رہو اور گروہ گروہ نہ بن جاؤ"

جب تک ہم اللہ کے احکامات پر سختی سے کاربند نہیں ہوتے۔ کامیابی محال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے اتحاد کو مضبوط بنانا بھی لازمی ہے۔ "اطاعت الٰہی اور اتحاد" وہ مسلمہ اصول ہے جس سے زندگی کی تمام مشکلوں کو حل کیا جا سکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

شریعتِ اسلامیہ میں صحیح حدیث کا مقام
باعتبارِ حجیت ٹھیک وہی ہے جو قرآن مجید کا ہے

دعاء کے بارے میں قرآن مجید کے گیارہ احکامات
قرآن مجید کی ۹۳ اہم اور جامع دعائیں
صحیح یا حسن درجے کی احادیث پر مشتمل دعاء کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۶۸ ارشادات
صحیح یا حسن درجے کی احادیث پر مشتمل ۱۹۷ نبوی دعائیں۔
ہر حدیث کا مکمل متن اور مکمل حوالہ ● احادیث کا عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ
دیدہ زیب کتابت اور خوبصورت طباعت۔
صفحات ۱۶۰ ● قیمت : ۱۲ روپے (زرِ تعاون برائے اشاعت فنڈ)
اشاعتی اور دعوتی مقاصد کے لئے خصوصی رعایت۔
اشاعتِ حدیث کے جامع منصوبہ "سلسلہ اشاعتِ حدیث" کی
آٹھویں تالیف "کتاب الدعاء" طبع ہو گئی ہے
کتاب الجنائز (مکمل ایڈیشن) بھی شائع ہو گئی ہے۔ قیمت : زرِ تعاون برائے اشاعت فنڈ ۸ روپے
نوٹ : ٹکٹ ارسال نہ فرمائیں۔ نیز کتاب الصلوٰۃ کیلئے بھی زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں
مندرجہ بالا کتب درج ذیل پتہ سے طلب فرمائیں
ہارون الرشید ۔ توحید ٹریڈرز ۔ ۱۱۰ جسو مراقبال روڈ ۔ لاہور
حافظ محمد ادریس کیلانی ○ حدیث پبلیکیشنز ○ حضرت کیلیانوالہ ○ ضلع گوجرانوالہ ○ پاکستان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ